جہیز جیسے ناجائز و باطل طریقے سے مال کھانے سے بچیں
اور فضول رسموں پر اسراف کر کے ناشکری سے بچیں
تو معاشی بحران پر قابو پا سکتے ہیں۔

نکاح

سے متعلق اہم معلومات

مؤلف
شیخ ارشد بشیر عمری مدنی

نظر ثانی
شیخ رضاء اللہ عبدالکریم مدنی

ناشر: صوبائی جمعیت اہل حدیث، مہاراشٹر

دفتر: اہل حدیث منزل، گولڈن نگر، مالیگاؤں (ناسک)
9372354575
9370725858

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جہیز جیسے ناجائز و باطل طریقے سے مال کھانے
سے بچیں اور فضول رسموں پر اسراف کر کے ناشکری
سے بچیں تو معاشی بحران پر قابو پا سکتے ہیں۔

نکاح سے متعلق اہم معلومات

مؤلف
شیخ ارشد بشیر عمری مدنی

نظرثانی
شیخ رضاء اللہ عبدالکریم مدنی

ناشر
صوبائی جمعیت اھل حدیث، مھاراشٹر

دفتر: اہل حدیث منزل، گولڈن نگر، مالیگاؤں (ناسک)
9372354575 - 9370725858

نام کتاب	:	نکاح سے متعلق اہم معلومات
مؤلف	:	شیخ ارشد بشیر عمری مدنی
نظرثانی	:	شیخ رضاء اللہ عبدالکریم مدنی
ناشر	:	صوبائی جمعیت اہلِ حدیث، مہاراشٹر
تعداد	:	ایک ہزار (1000)
صفحات	:	40
سالِ اشاعت	:	جنوری 2022ء
تزئین	:	سالک گرافکس 9028521255
طباعت	:	اقصیٰ آفسیٹ 9960652344

بموقع

میٹنگ برائے ارکانِ شوریٰ

جمعیت اہلِ حدیث مہاراشٹر

بتاریخ: 26 دسمبر 2021ء بروز اتوار

بمقام: اہلِ حدیث منزل، گولڈن نگر، مالیگاؤں

عرضِ ناشر

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، چونکہ اسلام دین فطرت ہے، اِس لئے اسلامی تعلیمات انسان کو زندگی کے تمام معاملات میں رہنمائی کرتی ہیں۔ عقائد وعبادات، اخلاق وعادات اور رہن سہن وتجارت غرض کہ زندگی کے ہر شعبے میں اور طرزِ معاشرت کیلئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ اور اُسوۂ حسنہ ہماری دُنیوی واُخروی زندگی کی کامیابی کی ضامن ہے۔ مسلمانانِ عالم کو اپنے معاملات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق سرانجام دینے چاہییے لیکن موجودہ دور میں مسلمان رسم ورواج اور خرافات میں گھرے ہوئے ہیں لوگوں کی اکثریت دیگر احکام ومسائل کی طرح فریضہ نکاح کے متعلقہ مسائل سے بھی اتنی غافل ہے کہ شوہر کو بیوی کے حقوق کا علم نہیں' بیوی شوہر کے حقوق سے ناواقف ہے، ماں باپ تربیتِ اولاد سے ناآشنا اور اولاد مقامِ والدین سے نابلد ہے۔ اسلئے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ دینی مسائل کی معرفت و جانکاری حاصل کرے تاکہ وہ اپنی عبادات ومعاملات کو شریعت کے مطابق انجام دے سکے۔ لیکن اگر اسے کسی مسئلے کی بابت شرعی حکم سے واقفیت نہیں ہے تو ایسے علماء سے دینی مسائل پوچھے جو کتاب وسنت کے نصوص کی روشنی میں اس کی رہنمائی کر سکیں۔ زیر نظر کتاب "**نکاح سے متعلق اہم معلومات**" عالمِ اسلام کے نامور عالم دین شیخ ارشد بشیر مدنی حفظہ اللہ نے ایک نئے انداز سے ترتیب دی ہے۔ ان کی اجازت سے (صوبائی جمعیت اہل حدیث مہاراشٹر) کی طرف سے طباعت کے اعلیٰ معیار پر شائع کی جارہی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مؤلف اور نظر ثانی کرنیوالے ہمارے محترم شیخ رضاء اللہ عبدالکریم مدنی حفظہ اللہ اور شعبہ مالیات میں تعاون کرنے والے ذمے داران واحباب جماعت کے لیے دنیوی واخروی فلاح کا ضامن اور جنت میں بلندیِ درجات کا باعث بنائے۔ (آمین)

ڈاکٹر سعید احمد فیضی

(امیر صوبائی جمعیت اہلِ حدیث مہاراشٹر)

15/12/2021

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَحۡدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنۡ لَّا نَبِیَّ بَعۡدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحٰبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ اَمَّا بَعۡدُ

نکاح سے متعلق اہم معلومات

Nikah Se Mutallique Ahem Malumaat

ہر صاحب استطاعت کو نکاح کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جہاں نکاح کرنا سُنّت ہے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ نکاح سُنّت طریقے سے کیا جائے۔ جب نکاح ہو جائے تو پھر شوہر، بیوی دونوں کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے چاہئے۔

A نکاح سے پہلے (Before Nikah)

نکاح کی اہمیت و فضیلت اور ترغیب

(۱) جب کوئی شخص نکاح کر لیتا ہے تو اپنا آدھا ایمان مکمل کر لیتا ہے، اُسے چاہئے کہ باقی آدھے ایمان کے معاملے میں اللہ سے ڈرتا رہے۔ (صحیح الجامع: ۶۱۴۸) (حسن)

(۲) نکاح میری سُنّت ہے۔ پس جس نے میری سُنّت سے اعراض کیا اُس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ (صحیح الجامع: ۶۸۰۷) (۳) نکاح کے ذریعہ فقر و فاقہ کا خاتمہ۔ (نور: ۳۲)

(۴) نکاح باعث راحت و اطمینان۔ (روم: ۲۱) (۵) نکاح گزشتہ انبیاء کی سُنّت۔ (رعد: ۳۸)

(۶) نکاح محمد رسول اللہ ﷺ کی سُنّت۔ (صحیح الجامع: ۶۸۰۷) (۷) نکاح نصف دین۔ (صحیح الجامع: ۴۳۰)

(۸) پاکدامنی کی نیت سے نکاح کرنیوالے کیلئے مدد الٰہی کا اعلان۔ (ترمذی: ۱۶۵۵، صحیح)

(۹) نکاح محبت و اُلفت کا بہترین ذریعہ۔ (ابن ماجہ: ۱۸۴۷، صحیح)

(۱۰) صالح بیوی دُنیا کا بہترین سامان۔ (مسلم: ۱۴۶۷)

(۱۱) صالح بیوی آدمی کی خوش بختی کی علامت۔ (صحیح الترغیب: ۱۹۱۴)

نِکاح کی حِکمتیں

(۱) اسلامی نکاح میں حیوانیت اورانسانیت میں فرق۔ (۲) ذمہ داری کا احساس۔
(۳) بڑی بیماریوں سے پاک معاشرے کی تشکیل۔ (۴) پاک دامنی۔
(۵) نفسانی راحت۔ (۶) نسبوں کی حفاظت۔ (۷) نسل انسانی کی بقاء۔
(۸) کثرتِ نسل اور تعداد۔ (۹) ذمہ داراور ذمہ داری کا احساس۔
(۱۰) زوجین کے مابین اُنس ومحبت۔ (۱۱) مودت ورحمت۔
(۱۲) زوجین ایک دوسرے کے لیےلباس ہیں۔ (بقرہ:۱۸۷)
یعنی ایک دوسرے کے عیبوں کو چھپاتے ہیں اور ایک دوسرے کی زینت کا ذریعہ ہیں۔
(۱۳) بروزمحشر اُمت کی کثرت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی۔
(۱۴) دین کی تبلیغ ونشرو اشاعت۔(۱۵) رہبانیت سے نجات۔(۱۶) اتباع سُنّت کا مظہر۔

اوصاف زوجین اور شادی کے انتخاب میں دھیان رکھنے کی چیزیں

(شریک حیات انتخاب کرنے کے چند رہنما اُصول)

(۱) دین دار۔ (بخاری:۵۰۹۰) (۲) اچھے ماحول کا پروردہ۔ (۳) سنجیدہ۔
(۴) مقصدحیات سے واقفیت۔ (۵) دینی علم کا شغف۔
(۶) مالی اورازدواجی ذمہ داریوں کا احساس۔ (۷) شادی سے پہلے دیکھنا۔ (نساء:۳)
(۸) طیبون اور طیبات رہنا، خبیثون اور خبیثات سے بچنا۔ (۹) استخارہ۔
(۱۰) مشورہ۔ (۱۱) دُعا۔ (۱۲) معتدل جانچ پڑتال۔ (۱۳) توکل مع اسباب۔
(۱۴) وَدوداور وَلودلڑکی (خاندان سے پتا چلتا ہے کہ وفاشعار اور صاحب اولاد ہونے کے لائق ہے یانہیں۔) (۱۵) عیب اور مہلک بیماریوں کو نہ چھپائے۔
(۱۶) مصلحت کو اپنائے، شوق کے پیچھے نہ جائے۔
(۱۷) مشورہ دینے والے امانت کا مظاہرہ کریں۔

(۱۸) جہاں غیبت جائز ہے اُس میں سے ایک ہے نکاح کے اہم مشورے پر ہر اچھی یا بُری بات بتا دیں کہ فیصلہ سوچ سمجھ کر کیا جا سکے، بعد میں نکاح ٹوٹنے سے بہتر ہے پہلے ہی شفافیت عیاں ہو جائے۔ (قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا) (۱۹) صلاحیت اور صالحیت۔

(۲۰) چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کا احترام کرنے والے۔

(۲۱) دین کے لئے قربانیاں دینے والے۔ (۲۲) ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے۔

(۲۳) غریب اور ضرورت مند کا خیال رکھنے والے۔

(۲۴) عقیدہ صحیحہ، شرک و بدعت سے پاک، اعمالِ صالحہ کے پیکر، بداخلاقی اور بُری عادات سے پاک۔ (۲۵) علم، عمل، دعوت و اصلاح اور صبر کے حامل۔

(۲۶) ’’ اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَةُ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا، وَاَطَاعَتْ زَوْجَهَا، قِيْلَ لَهَا: ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ‘‘

ترجمہ: ’’جب عورت پانچ نمازیں ادا کرے، اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے، اور اپنے خاوند کی اطاعت کرتی ہو تو اُسے کہا جائے گا: تم جنت کے جس دروازے سے بھی چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔‘‘ (ابن حبان: ۴۱۶۳، صحیح الجامع: ۶۶۰)

(۲۷) لڑکا نفقہ، سکنہ، کسوہ اور مالی ذمہ داریاں اُٹھانے کے قابل ہو۔

(۲۸) لا تضار وھن کسی بھی قسم کا ضرر نہ پہنچائے شریعت کے اعتبار سے۔ کسی سنگین عیب کو چھپا کر ضرر میں ڈالنا جیسے نامردانگی وغیرہ۔ مطول کتب یا علماءِ راسخین سے مراجعہ کریں۔

استخارہ کی ضرورت واہمیت

استخارہ دو چیزوں میں سے اچھی چیز کو طلب کرنا ہے، اور صلاۃ الاستخارہ یہ ہے کہ بندہ دو رکعت دن و رات میں کسی بھی وقت پڑھے، اُن کے اندر سورۃ الفاتحہ کے بعد جو چاہے پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے۔ پھر وہ دُعا پڑھے جو صحیح البخاری میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا، كَالسُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ

دُعاءِ استخارہ

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي، وَآجِلِهِ، فَاقْدُرْهُ لِي، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي، وَآجِلِهِ، فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ

(بخاری: ٦٣٨٢)

جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے، قرآن کی سورۃ کی طرح (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) جب تم میں سے کوئی شخص

کسی (مباح) کام کا ارادہ کرے (ابھی پکا عزم نہ ہوا ہو) تو دو رکعات (نفل) پڑھے اُسکے بعد یوں دُعا کرے کہ، اے اللہ! مَیں بھلائی مانگتا ہوں (استخارہ) تیری بھلائی سے، تو علم والا ہے، مجھے علم نہیں اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے، اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے بہتر ہے میرے دین کے اعتبار سے میری معاش اور میرے انجام کار کے اعتبار سے یا دعا میں یہ الفاظ کہے "فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَ اٰجِلِهٖ" تو اسے میرے لیے مقدر کر دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے بُرا ہے، میرے دین کیلئے، میری زندگی کے لیے اور میرے انجام کار کیلئے یا یہ الفاظ فرمائے "فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَ اٰجِلِهٖ" تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لیے بھلائی مقدر کر دے، جہاں کہیں بھی وہ ہو اور پھر مجھے اس سے مطمئن کر دے۔ (یہ دُعا کرتے وقت) اپنی ضرورت کا بیان کر دینا چاہئے۔

(۱) جب انسان کو کوئی اہم مسئلہ درپیش ہو تو وہ فوراً استخارہ کی نیت (ذہن بنائے) کرے۔

(۲) نماز کی طرح مکمل وضو کرے۔ (۳) فرض نماز کے علاوہ دو رکعت نماز ادا کرے۔

(۴) نماز سے فارغ ہونے کے بعد استخارہ کی مخصوص دُعاء پڑھے۔

(۵) دُعا کے شروع میں الحمد للہ۔۔۔ اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود و سلام پڑھے۔

صلاۃِ استخارہ سے متعلق چند معلومات

(۱) دن اور رات کبھی بھی استخارہ کر سکتے ہیں۔

(۲) سلام پھیرنے کے بعد دُعاء استخارہ کرنی چاہئے، سلام سے پہلے بھی کر سکتے ہیں جیسا کہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے استدلال کیا ہے۔ (۳) یہ عمل سُنّت ہے فرض نہیں۔

(۴) جب تک اطمینانِ قلب نہ ہو استخارہ کر سکتے ہیں۔ (۵) تین مرتبہ اللہ کے نبی دُعا مانگتے تھے اس لئے تین مرتبہ کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، ایک مرتبہ بھی کافی ہے۔

(۶) یہ عمل چھوٹے بڑے سبھی مسائل کے لیے مفید ہے۔

(۷) مستقبل کی رہنمائی اور اللہ کی مدد کے لیے۔

(۸) جومشورہ اور استخارہ کرے وہ نادم نہیں ہوتا۔ (ابن تیمیہ، الکلم الطیب: ۷)

(۹) استخارہ کا جواب اگر اچھا ہو انگور سے ورنہ کانٹے سے آتا ہے، یہ سب بے بنیاد باتیں ہیں۔

(۱۰) سفید کپڑے میں نماز اور سفید میں سونا بے دلیل ہے۔

(۱۱) جس حدیث میں بیان کیا گیا کہ استخارہ کے بعد اطمینانِ قلب حاصل ہوتا ہے وہ ضعیف حدیث ہے ابن عثیمین البتہ استخارہ کی دُعا میں "ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ" سے پتا چلتا ہے کہ اس کا معنی صحیح ہے یعنی دِل میں اطمینان کی کیفیت طاری ہونا بھی ایک نشانی ہے۔ واللہ اعلم۔

(۱۲) استخارہ کی ایک علامت شرحِ صدر بھی ہے لیکن صرف اِسی کو ایک قطعی علامت سمجھنا اور مشورہ یا دیگر تجرباتی اُمور سے استفادہ نہ کرنا غلط ہے، کیونکہ شرح صدر والی حدیث ضعیف ہے، عمومی نصوص سے شرحِ صدر ایک علامت تو بن سکتی ہے، لیکن اُسے ہی حتمی وآخری ماننا اور اسے ہی اصل بنیاد اور فیصلے کا نام دینا غلط ہے۔

(۱۳) استخارے کا نتیجہ معلوم کرنے کی کئی علامتیں ہیں: (i) شرحِ صدر (ii) میلان پایا جانا۔ (iii) اسباب اور کام بنتے چلے جانا۔

(۱۴) استخارہ سے قبل مشورہ کریں، اور مشورہ دینے والے دو صفت کے حامل ہوں:

(i) ناصح (خیر خواہ)، (ii) علیم (جانکار)۔

(۱۵) مسلم کے ۶ حقوق میں سے ایک صحیح مشورہ دینا بھی ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ" قِيْلَ مَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟، قَالَ: "اِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ، وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ، وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللهَ فَسَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ" (صحیح مسلم: ۲۱۶۲)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان کے حق مسلمان پر چھ ہیں۔“ لوگوں نے عرض کیا، وہ کیا؟ یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ”جب تو مسلمان کو ملے تو اُس کو سلام کر اور جب وہ تیری دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھ سے مشورہ چاہے تو اچھی صلاح دے جب چھینکے اور (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) کہے تو، تُو بھی جواب دے یعنی (يَرْحَمُكَ اللّٰه) کہہ اور جب بیمار ہو تو اُس کی بیمار پُرسی کو جا اور جب مرجائے تو اُس کے جنازے میں شرکت کر۔“

(۱۶) استخارہ کے باوجود ناکامی ہو تو اس کا جواب ہے: (1) اللہ کی حکمت۔ (2) بعض اوقات دُعا آخرت میں ثواب کی شکل میں ملتی ہے۔ (3) مومن بُرے حال میں کہے الحمد للہ علی کل حال اور قَدَّرَاللّٰه / مَاشَاءَ اللّٰه کہے مصیبت پر، اگر ایسا ہوتا تو ایسا نہ ہوتا وغیرہ نہ کہے، اور خیر میں الحمد للہ کہے۔ ☆ نکاح سے قبل یہ جاننا ضروری ہے کہ نکاح کس سے کرنا جائز ہے اور کس سے نہیں۔ کون سے رشتے محرم ہیں اور کون سے نامحرم۔

محرم اور نا محرم رِشتوں کی تفصیل

☆ ابدی محرمات: (نساء:۲۳)

(۱) نسبی محرمات (سات ہیں): مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجی اور بھانجی

(۲) رضاعی محرمات (سات ہیں): رضاعی مائیں، رضاعی بیٹیاں، رضاعی بہنیں، رضاعی پھوپھیاں، رضاعی خالائیں، رضاعی بھتیجیاں اور رضاعی بھانجیاں۔

(۳) سسرالی محرمات (چار ہیں) ساس، بہو، باپ کی بیوی اور ربیبہ۔

(۴) لعان: جس مرد یا عورت کے ساتھ ایک بار لعان ہوجائے۔ (ابوداؤد:۲۲۵۰)

مؤقتی محرمات

(۱) دو بہنوں کو بیک وقت نکاح میں رکھنا۔ (نساء:۲۳)

(۲) بیوی کے ساتھ اُس کی پھوپھی یا خالہ کو بیک وقت نکاح میں رکھنا۔ (بخاری:۵۱۰۸)

(۳) منکوحہ (جو کسی اور کے نکاح میں ہو)۔ (بقرہ:۲۴)

(۴) تین مرتبہ طلاق شدہ بیوی جب تک شرعی طور پر حلال نہ ہوجائے۔ (بقرہ:۲۳۰)

نوٹ: ایک مجلس میں بیک وقت تین طلاق دینا اسلامی طریقے سے حرام ہے، حرام ہے، حرام ہے۔

(۵) غیر مسلم مرد یا غیر کتابیہ عورت سے نکاح۔ (بقرہ:۲۲۱)

(۶) بیک وقت چار سے زائد بیویاں (اُمتی کے لیے)۔ (نساء:۳)

(۷) احرام کی حالت میں نکاح۔ (مسلم:۱۴۰۹)

(۸) بدکار جب تک توبہ نہ کرے۔ (نور:۳)

نکاح کی ممنوع قسمیں

(۱) نکاح متعہ۔ (بخاری:۵۱۱۵) (۲) نکاح تحلیل/حلالہ۔ (ترمذی:۱۱۲۰)

(۳) نکاح شغار کی ناجائز شکل۔ (مسلم:۱۴۱۵)

(۴) معتدہ کا نکاح (جو عورت عدت میں ہو)۔ (بقرہ:۲۳۵)

(۵) مکرہ کا نکاح (زبردستی کا نکاح)۔ (بقرہ:۲۵۶)

نکاح سے قبل بعض نصیحتیں اور اہم تعلیمات

(۱) کسی کے پیغامِ نکاح پر اپنا پیغامِ نکاح بھیجنا ممنوع ہے۔ (بخاری:۵۱۴۲)

(۲) نکاح میں بلاوجہ تاخیر منع ہے۔

(۳) منگنی کا مطلب صرف نسبت طے ہوجانا اور زبانی عہد و پیمان ہے، باقی فضول رسمیں ان سے بچنا ضروری ہے، خاص طور سے مرد کو سونے کی انگوٹھی دینا اور دعوت کا اسراف والا سلسلہ، نکاح کو اسراف سے بوجھل بنادینے والی یہ رسم ممنوع ہے۔

(۴) منگنی کو بلاوجہ توڑ دینا عہد و وعدہ کو توڑنے کی مانند ہے اور اس پر عملی نفاق کا گناہ بھی لازم آسکتا ہے، لہٰذا کھلواڑ سے بچیں، کسی کو ٹھیس پہنچانے سے بچیں۔

(۵) دین دار لڑکے/لڑکی کا انتخاب کیجیے۔ (بخاری:۵۰۹۰)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ "تُنْکَحُ الْمِرْاَۃُ لِاَرْبَعٍ: لِمَالِھَا، وَلِحَسَبِھَا، وَجَمَالِھَا، وَلِدِیْنِھَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاکَ"

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سے نکاح چار چیزوں کی بنیاد پر کیا جاسکتا ہے اُس کے مال کی وجہ سے اور اُس کے خاندانی شرف کی وجہ سے اور اُس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اُس کے دین کی وجہ سے اور تو دین دار عورت سے نکاح کر کے کامیابی حاصل کر، اگر ایسا نہ کرے تو تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے گی (یعنی اخیر میں تجھ کو ندامت ہوگی)۔

(۶) دین کے بجائے کسی اور چیز کو ترجیح دیں گے تو نقصان اُٹھانا پڑے گا۔ (ترمذی: ۱۰۸۴)

(۷) نکاح سے قبل لڑکے کو اجازت ہے کہ لڑکی کو دیکھے لیکن لڑکے کے مرد رشتہ دار و اقارب کو اجازت نہیں۔

(۸) صدقات وخیرات کے ذریعہ سے لڑکے کی مدد کی جاسکتی ہے اگر وہ مہر یا ولیمے کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔ (ابن باز)

(۹) انگوٹھی یا چھلہ شوہر یا بیوی رشتے کی حفاظت کی نیت سے ڈالے تو تمیمہ ہے (ناجائز تعویذ کی قسم)۔ اگر وہ نیت نہ ہو تو تشبہ نصاریٰ ہے وہ بھی غلط ہے۔

(۱۱) حائضہ کا نکاح درست ہے لیکن حیض کی حالت میں ازدواجی تعلقات جائز نہیں۔

منکرات و مخالفات جن سے بچنا ضروری ہے

(۱) رسم ورواج۔ (۲) سانچک۔ (۳) جہیز

(۴) منگنی کی دعوت اور اسراف والے خرچے۔

(۵) مہندی اور ہلدی کی رسم (دُلہن کا مہندی لگانا جائز ہے لیکن اجتماعی رسم کے طور پر کرنا غلط ہے۔)

(۶) سلامیاں دینے کی رسم۔ (۷) سودی قرضے۔

(۸) منگیتر کو بیوی کی طرح سمجھ کر آزادانہ میل جول رکھنا اور حجاب کی پابندی کی مخالفت کرنا۔

(۹) جھوٹ (عام طور پر لڑکے اور لڑکیوں کی صلاحیتوں سے متعلق بولا جاتا ہے۔)

(۱۰) یادگار یا ممنوعہ تصویر (جس میں شکل وصورت کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔)

(۱۱) فضول خرچی۔ (۱۲) شرک وبدعت اور حرام کاموں سے ہر حال میں بچیں۔

(۱۳) ہر ایک کا حق ادا کرے، حق تلفی سے پرہیز کرے۔

(۱۴) موسیقی، ناچ گانے، فواحش کا ارتکاب۔

(۱۵) پڑوسیوں کو بلا وجہ شرعی تکلیف دینا۔ (۱۶) ریاکاری، تکبر واسراف۔

B نکاح کے دوران (During Nikah)

ارکانِ نکاح (ارکانِ نکاح تین ہیں)

(۱) زوجین کا وجود اور ان کا ان تمام موانع (رُکاوٹوں) سے خالی ہونا جن کی وجہ سے نکاح صحیح نہیں ہوتا۔ (محرمات یعنی کن سے شادی جائز ہے اور کن سے نہیں یہ مسائل جاننا ضروری ہے، اسی طرح نکاح کے حرام طریقوں سے بچنا چاہیئے۔)

(۲) حصول ایجاب (رضامندی کے ساتھ): وَلی یا اُس کا وکیل مثل قاضی لڑکی کی رضامندی کے بعد لڑکے سے یوں کہے گا میں تیرا نکاح اتنے مہر پر فلاں لڑکی سے کرتا ہوں تو نے قبول کیا؟

(۳) حصولِ قبول (رضامندی کے ساتھ): شوہر یا اُس کے قائم مقام کسی شخص کی طرف سے صادر ہونے والا یہ جملہ کہ مَیں نے اِس نکاح کو رضامندی کے ساتھ قبول کیا۔

(الملخص الفقهي، صالح فوزان)

شروطِ نکاح (شروطِ نکاح چار ہیں)

(۱) **تعیُّن**: لڑکا لڑکی کا تعین، اشارہ، نام یا وصف کے ذریعے۔

(۲) **شوہر اور بیوی کی رضامندی**: (کنواری (باکرہ) کی رضامندی اس کی خاموشی کے ذریعہ سمجھی جاسکتی ہے جبکہ غیر کنواری (ثیبہ) کی رضامندی کیلئے واضح اذن یعنی اجازت ضروری

ہے خاموشی کافی نہیں ہے)۔ (مسلم:۱۴۲۱)

نوٹ: زبردستی نکاح کروانے سے بچیں یہ جائز نہیں مردود ہے۔

(۳) لڑکی کے لیے وَلی کی رضامندی اور اجازت۔ (ابوداوٗد:۱۱۰۱)

(ایک قول کے مطابق یہ رُکن ہے۔)

(۴) دو عادل گواہوں کی موجودگی۔ (صحیح الجامع:۷۵۵۷)

واجبات نکاح (واجباتِ نکاح دو ہیں)

(۱) مہر۔ (النساء:۴) (ایک قول کے مطابق یہ شرط ہے)

(۲) ولیمہ۔ (صحیح بخاری:۵۱۵۵)

وَلی کیسا ہو؟

مرد، عاقل، بالغ، آزاد، مسلم، عادل (فاسق نہ ہو، بھروسہ منداور خیرخواہ ہو) اور رشد (اچھے بُرے کی تمیز) رکھنے والا ہو۔

اعلانِ نکاح اس کا تاکیدی حکم آیا ہے۔

نکاح کے مباحات

(۱) اچھے کپڑے پہننا۔ (۲) غیر ضروری بالوں کی صفائی۔

(۳) اپنی استطاعت میں رہ کر اچھا ولیمہ کرنا جو اسراف وتبذیر سے خالی ہو۔

(۴) نکاح الگ اور رُخصتی یا وِداعی الگ الگ کرنا جائز ہے۔

(۵) فتنہ کا ڈر نہ ہو تو چھوٹی بچیاں دَف بجا سکتی ہیں، خواتین میں اور ایسے اشعار پڑھ سکتی ہیں جو فحش اور شرک سے پاک ہوں۔

دورانِ نکاح بعض نصیحتیں اور اہم تعلیمات

(۱) دولہا، دُلہن کو اِن الفاظ میں مبارکباد دیں۔

بَارَكَ اللهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ

(ابوداوٗد:۲۱۳۰)

نکتہ اول: جو تمہارے حقوق ہیں اور جو تمہاری ذمہ داریاں ہیں اللہ دونوں میں برکت نازل فرمائے اور نقصان سے بچائے۔

نکتہ ثانی: موافق حالات میں خیر حاصل ہو، مخالف حالات میں شر سے محفوظ رہو اور خیر پر دونوں جمع رہو۔

(۲) شادی کے موقع پر نیوتے یا تحفے دینے کو لازمی سمجھنا غلط ہے، البتہ خوشی سے جائز ہے۔

(۳) لڑکے والے جب لڑکی والوں کے یہاں جائیں تو اِتنی تعداد میں ہی جائیں کہ اُن کا استقبال لڑکی والوں کے لیے زحمت نہ بنائے، لڑکے والوں کا لڑکی والوں سے اِس طرح کا مطالبہ کرنا کہ ہمارے اِتنے سو آدمی آئیں گے اور آپ کو یہ یہ کھانے کھلانے ہوں گے ناجائز اور غلط ہے، اِس کی روک تھام کے لیے سماج کے ذمہ داروں کو آگے بڑھ کے آنا چاہئے۔ جہیز کا مطالبہ یا دعوتوں کا مطالبہ اگر لڑکی والے پر بوجھ ہے جس کی وجہ سے وہ لڑکی کی شادی نہیں کر پا رہے ہیں تو یہ سراسر ظلم اور حرام ہے۔

(۴) بناؤ سنگھار کی جائز اور ناجائز حدود کو معلوم کرتے ہوئے جائز طریقہ اختیار کیا جائے۔ وضو اور نماز سے روکنے والے بناؤ سنگھار سے بھی بچیں اور بے حیائی سے بچیں۔

(۵) بے پردگی اور بے حیائی سے بچیں۔

(۶) دعوتِ ولیمہ میں شریک حضرات کی دعوت کرنے والے کے لیے دُعا:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

(صحیح مسلم: حدیث ۲۰۴۲)

ترجمہ: ”اللہ برکت دے ان کی روزی میں اور بخش دے اُن کو اور رحم کرے اُن پر۔“

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ ، وَاَسْقِ مَنْ اَسْقَانِيْ

ترجمہ: ”اے اللہ کھلا اس کو جس نے مجھے کھلایا اور پلا اس کو جس نے مجھے پلایا۔“ (صحیح مسلم: ۲۰۵۵)

اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَآئِكَةُ ۔ (ابوداؤد: ۳۸۵۴)

ترجمہ: ''تمہارے پاس روزے دار افطار کیا کریں، نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں، اور فرشتے تمہارے لیے دُعائیں کریں۔''

(۷) بہترین نکاح وہ ہے جس میں آسانی ہو۔ (صحیح الجامع: ۳۳۰۰)

☆ استطاعت میں رہ کر ولیمہ کرنا اور مہر کم سے کم رکھنا خیر کا کام ہے۔

☆ آج کے دور میں نکاح لاکھوں میں ہو رہا ہے جبکہ اصل میں مہر کی مختصر سی رقم اور ولیمہ کی مختصر سی ضیافت چند سو روپیوں میں ہو جاتی ہے۔

(۸) جہاں سب لوگ جمع ہو سکتے ہیں وہاں نکاح کیا جا سکتا ہے چاہے وہ مسجد ہو یا غیر مسجد۔

(۹) پلکوں کے بال اُکھاڑنا جائز نہیں سوائے اِس کے کہ نفرت آمیز یا مہیب لگ رہے ہوں یا ضرر رساں ہوں تو علاج کی نیت سے اِتنا کاٹے کہ عیب اور ضرر دور ہو جائے۔ (ابن باز)

(۱۰) چالیس یوم سے زیادہ ناخن یا بال نہ بڑھائیں۔ (مسلم: ۲۵۸)

(۱۱) عورت کا گھنگرو باندھنا جائز نہیں۔ (نور: ۳۱)

(۱۲) کالے رنگ کے خضاب سے بچنا چاہئے۔ (مسلم: ۲۱۰۲)

(۱۳) دھوکہ خیانت سے ہر مرحلہ میں بچیں۔ (مسلم: ۱۰۲)

(۱۴) مرد کے لیے چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے۔ (احمد: ۶۵۱۸)

(۱۵) مرد کے لیے سُرمہ لگانا جائز ہے۔ (سلسلہ صحیحہ: ۶۳۳)

(۱۶) مہر مؤجل (بعد میں) کی بھی اجازت ہے لیکن مہر معجّل (فوراً) ادا کرنے پر اُبھارا جائے۔

(بخاری: ۵۱۲۶)

(۱۷) عورت اپنا مہر معاف بھی کر سکتی ہے۔ (نساء: ۴)

(۱۸) حکومتی رسمی اور قانونی کارروائی/ لکھائی پڑھائی مضبوط طریقے سے فرمالیں، اِس میں

سستی اور کاہلی نہ کریں اور دستاویزات سنبھال کر رکھیں۔ (بقرہ:۲۸۲، مائدہ:۱)

(۱۹) عقدِ نکاح اور رُخصتی میں وقت کی مہلت دے سکتے ہیں۔

(۲۰) دینی کفو کا خیال رکھا جائے۔اِسی لیے مسلم لڑکی غیر مسلم سے نکاح نہ کرے اور مسلم مرد غیر کتابیہ سے نکاح نہ کرے۔اِس کی روشنی میں بے نمازی اور بددین و بدکردار سے پرہیز کریں۔

نوٹ: کفو کے نام پر برادری واد، طبقاتی، قبائلی، زبانی، علاقائی، نسلی امتیازات اور عصبیت کا رَنگ دینا حرام ہے۔ (حجرات:۱۳)

(۲۱) وہ عیب جو ازدواجی تعلقات کے لیے رُکاوٹ ہوں اور اسی طرح وہ سنگین بیماریاں جو متعدی ہوں نہ چھپائی جائیں بلکہ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا پر عمل کیا جائے اور اہلِ علم سے مشورہ لیا جائے۔ (مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ:۶۱/۳۲)

(۲۲) مہر کی قلیل اور کثیر مقدار شریعت نے متعین نہیں کی، جو بھی رضامندی سے طے پائے جائز ہے، البتہ کم مہر برکت کی ضمانت ہے۔ (سلسلہ صحیحہ:۱۸۴۲)

نکاح میں تاخیر کی وجوہات

(۱) مہر کی رقم کا بہت زیادہ ہونا۔ (۲) غیر شرعی رسم و رواج۔

(۳) نوجوانوں کی بے راہ روی۔ (۴) نوجوانوں کا غیر ذمہ دارانہ کردار۔

(۵) جہیز کی لعنت۔ (۶) بیجا رسم و رواج کی کثرت، اِس پر وَلاء و براء کی حد تک احترام۔

(۷) لڑکی اور لڑکے کی شادی غیر معقول وجوہات کی بناء پر ٹالنا جیسے لڑکے کی ابھی عمر ہی کیا ہے؟ / حج کے بعد / فلاں کی شادی کے بعد / اعلیٰ نوکری / اعلیٰ تعلیم / اعلیٰ مقام و مرتبہ کے بعد۔

(۸) غیر حقیقی تصورات و تخیلات، لڑکا اور لڑکی کے مطابق جوڑا نہیں ملتا، کیونکہ غلط تصورات بٹھا لیتے ہیں یا غلط معیارات۔

(۹) لڑکا لڑکی کو ایسی شادی کیلیئے زبردستی کرنا جہاں وہ راضی نہیں نتیجے میں شادی سے کراہت۔

(۱۰) شرطوں اور مانگ کی کثرت۔ (۱۱) بہت زیادہ تحقیق و تفتیش اور کثرت سوالات۔

(۱۲) بلاوجہ شکی اور وہمی مزاج۔ (۱۳) شبہات اور شہوات کی کثرت۔

(۱۴) بھٹکے ہوئے یا برباد قوموں کی مشابہت۔ (۱۵) خیالی پلاؤ یا تصوراتی خدشات۔

(۱۶) غیر معقول وغیر حقیقی ڈر یا تدبیر۔

(۱۷) سستی وکاہلی اور روزی کی تلاش میں کما حقہ محنت نہ کرنا یا غیر حقیقی خیالاتِ رزق۔

(۱۸) بے روزگاری اور سستی وکاہلی کا نتیجہ۔ (۱۹) مہنگی دعوتیں اور شادیاں۔

(۲۰) دُعاء اور عبادت کی کمی سے زندگی میں رُکاوٹوں کی کثرت۔

(۲۱) گناہوں کی کثرت سے حلال میں دِل نہیں لگتا۔

(۲۲) حرام میں شغف سے حلال کا مزہ جاتا رہتا ہے۔

(۲۳) حلال راستوں کو چھوڑ کر غیر فطری وغیر شرعی طریقے۔

(۲۴) عاداتِ سیئہ وصحبت سیئہ کا نتیجہ۔ (۲۵) حقوق اللہ وحقوق العباد کی اہمیت کو نہ سمجھنا۔

(۲۶) نصف دین کی اہمیت کو نہ سمجھنا۔ (۲۷) معاشرے کی بے حسی اور فحاشیت۔

(۲۸) برائی کو فیشن اور اچھائی کو دقیانوسیت سمجھنا۔ (۲۹) اچھے بُرے کی تمیز کھودینا۔

(۳۰) توحید، رسالت اور آخرت کے علم سے غفلت۔

خطبہ نکاح اور اسباق

(۱) خطبہ نکاح صرف دولہا اور دُلہن کو ہی نہیں بلکہ تقریب نکاح میں شریک سارے اہل ایمان کو مخاطب کر کے تقریب نکاح کو محض ایک عیش وطرب کی مجلس ہی نہیں رہنے دیتا بلکہ اسے ایک انتہائی پُر وقار اور سنجیدہ عبادت کا درجہ دے دیتا ہے۔

(۲) خطبہ نکاح گویا پوری زندگی کا ایک دستور ہے جو نئے خاندان کی بنیاد رکھتے ہوئے ارکانِ خاندان کو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے۔

خطبہ نکاح میں تلاوت کردہ آیات اور اُن سے ماخوذ چند نکات

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ

شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا
مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا
وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؕ (اٰلِ عِمْرٰن:۱۰۲)

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ
وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا
وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۚ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ؕ (نساء:۱)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ يُّصْلِحْ
لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ؕ (الاحزاب:۷۰،۷۱) اَمَّا بَعْدُ ؕ

فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ

مُحۡدَثَةٍ بِدۡعَةٌ، وَكُلُّ بِدۡعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ۝

آیات کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں

يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ۝ (اٰلِ عِمْرٰن:۱۰۲)

مومنو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرنا تو مسلمان ہی مرنا۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا كَثِيۡرًا وَّنِسَآءً‌ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ وَالۡاَرۡحَامَ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيۡكُمۡ رَقِيۡبًا ۝ (نساء:۱)

ترجمہ: ”اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں، اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بھی بچو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔“

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِيۡدًا ۝ يُّصۡلِحۡ لَكُمۡ اَعۡمَالَكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ‌ ؕ وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِيۡمًا ۝ اَمَّا بَعۡدُ ۝ (الاحزاب:۷۰،۷۱)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی (سچی) باتیں کیا کرو۔ تاکہ اللہ تعالیٰ

تمہارے کام سنوار دے اور تمہارے گناہ معاف فرمادے، اور جو بھی اللہ اور اُس کے رسول کی تابعداری کرے گا اُس نے بڑی مراد پالی۔

(۳) خطبہ نکاح کی تینوں آیات میں چار مرتبہ تقویٰ کی زبردست تاکید کی گئی ہے۔اس موقع پر تقویٰ کی اِس قدر تاکید کا مطلب یہ ہے کہ انتہائی خوشی کے موقع پر بھی انسان کا دل، دماغ، جسم وجان اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے حکم کے تابع رہنے چاہئے، شیطانی اور حیوانی افکار و اعمال ان پر غالب نہیں آنے چاہئے، نیز آنے والی زندگی میں مرد کو عورت کے حقوق کے معاملے میں اور عورت کو مرد کے حقوق کے معاملے میں اللہ سے ڈرنا چاہئے۔

(۴) نکاح کا ایمان اور تقویٰ سے گہرا تعلق ہے۔ (اِتَّقُوا اللّٰهَ)

(۵) تقویٰ کا تقاضا ہے کہ توحید، رسالت اور آخرت کی بنیاد پر تربیت کی جائے۔

(۶) '' وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ '' اگر موت آجائے تو اللہ کی رضا مندی کی حالت میں آئے، اللہ کی ناراضگی میں نہ آئے، اسلام اور اطاعت کی حالت میں آئے۔

(۷) سورہ نساء کی پہلی آیت میں ''رب'' کی صفت کو یاد دلایا جارہا ہے۔ جو نوجوان پریشان ہوتے ہیں اور شادی نہیں کرتے انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ کھلانے پلانے والا اللہ ہے۔

(۸) زندگی کے مسائل اور مشکلات میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنے کی تعلیم دی گئی کیونکہ وہ رب اور پالن ہار ہے۔ (رَبَّكُمُ الَّذِیْ ۔۔۔)

(۹) '' مِنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ '' تمہیں اپنے رنگ، قبیلے یا زبان پر تکبر کرنے کی ضرورت نہیں سب کے ماں باپ ایک ہی ہیں۔ غرور، تکبر اور تعصب (Racism) آج کے دور کی جنگوں اور دہشت گردی کی اہم وجہ ہے، اس زہریلے درخت کو جڑ سے اُکھاڑا گیا ہے۔

(۱۰) رشتے اللہ کی نعمت ہیں، ان کو بنائے رکھیں۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ

---

(۱۱) جن رشتوں کو اللہ کے نام پر جوڑے ہو ان کے حقوق ادا کرو، ان کو توڑنے سے بچو،

رشتوں کے بارے میں قیامت میں باز پرس ہوگی۔

(۱۲) اللہ رب العالمین ہمارے سارے معاملات کا نگراں ہے اس کا ہمیں احساس رہنا چاہئے۔ (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا)

(۱۳) " اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا "شوہر کہتا ہے میری چلے گی، بیوی کہتی ہے میری چلے گی، نہیں نہیں صرف اللہ اور اُس کے رسول کی چلے گی۔ مراقبہ شرعیہ یعنی اس بات کا احساس کہ اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے، یہ احساس ظلم وستم وغیرہ سے روکتا ہے۔ اور بہو وساس ایک دوسرے کے خلاف سازش کرنے سے رُک سکتے ہیں کیونکہ اللہ دیکھ رہا ہے۔

(۱۴) (قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا) شادی بیاہ میں کئی طرح کے جھوٹ بولے جاتے ہیں، سچ چھپایا جاتا ہے، روپ، رنگ، گھر گرہستی، تنخواہ، وغیرہ وغیرہ۔ بہر حال جو بھی عیب ہو ہر چیز ظاہر کر دینا چاہئے چاہے کچھ نقصان ہو جائے، مگر فوراً طلاق سے بچ جاؤ گے۔

" يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ " سچ بولنے سے کام بگڑتے نہیں بلکہ سنور جاتے ہیں۔

نکاح آسان اور مختصر مدت میں ختم کیا جا سکتا ہے

☆ قاضی نے کاغذات کی خانہ پُری پہلے ہی مکمل کر رکھی ہو تو نکاح صرف آدھے گھنٹے میں ہی مکمل ہو سکتا ہے۔

☆ ولی کی رضامندی، دو گواہوں کی موجودگی، لڑکا اور لڑکی کا ایجاب وقبول، یہ سب صرف آدھے گھنٹے میں انجام دیا جا سکتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ:

"صرف آدھے گھنٹے میں نکاح ہو سکتا ہے۔" ان شاء اللہ

نکاح کے وقت کئے گئے شرطیہ وعدوں کی جائز وناجائز قسمیں

نوٹ: بعض شرطیہ وعدے صحیح ہیں اور ان کی وفا ضروری ہے اور بعض شرطیہ وعدہ فاسد لیکن عقد نکاح کو نہیں توڑتے صرف شرط ساقط ہوتی ہے، جبکہ بعض شرطیہ وعدے فاسد بھی ہیں اور نکاح کو باطل کر دیتے ہیں۔

(I) جائز شرطیہ وعدے: (اگر مرد مان لے جیسے)

(۱) شہر سے نہ لے جائے۔ (۲) تعلیم کی تکمیل یا استمرار۔ (۳) مستقل گھر۔

(۴) جائز کام یا کاروبار کی اجازت۔ (۵) خادمہ کی مانگ۔

(۶) مرد کے لیے جائز ہے کہ وہ شرط لگائے باری اور نفقہ میں نرمی کے لیے لیکن منع حمل کی شرط نہیں لگا سکتے۔

یہ ایسے حقوق ہیں جو نہ پورے ہونے پر معاف بھی کئے جا سکتے ہیں
یا گرفت کرتے ہوئے حق فسخ کو طلب کیا جا سکتا ہے۔

(II) ناجائز شرطیہ وعدے:

☆ پہلی بیوی سے طلاق کا مطالبہ (نکاح صحیح ہے لیکن پہلی بیوی کو طلاق دینا لازم نہیں کیونکہ شرط فاسد ہے۔) (ابن باز)

(III) ناجائز شرطیہ وعدے جو فاسد بھی ہیں اور نکاح کو باطل بھی کر دیتے ہیں۔

(۱) نکاح شغار (شرط لگا کر شادی کرنے کی ممنوعہ قسم)

(مہر باندھا گیا ہو یا نہ ہو محض شرط لگانے سے ہی نکاح باطل ہو جاتا ہے، شرط یہ ہے کہ بدلے میں اپنی لڑکی یا بہن یا اپنی نگرانی میں پائے جانے والی لڑکی کو دوں گا۔ (ابن باز)

(۲) کسی دوسرے کے لیے عورت کو حلال کرنے کے لیے نکاح۔ (۳) نکاح متعہ۔

منکرات و مخالفات جن سے بچنا ضروری ہے

(۱) بلا وجہ شرعی نکاح نہ کرنا اور رہبانیت اختیار کرنا منع ہے۔

(۲) بہت زیادہ مہر باندھ کر معاشرے کو تکلیف میں ڈالنا۔

(۳) دعوت میں صرف مالدار کو بلانا اور غریب کو نہ بلانا۔

(۴) ٹائم برباد کرنا، وقت کی پابندی نہ کرنا۔ (۵) بلا وجہ اور یادگار تصاویر لینا۔

(۶) ناچنا۔ (۷) گانا۔ (۸) موسیقی۔

(۹) ٹریفک اور راستے خراب کرنا یا رُکاوٹ ڈالنا۔ (۱۰) لڑکے کا سونا پہننا۔

(۱۱) شراب۔ (۱۲) مرد و عورت کا ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنا۔ (۱۳) اختلاط

(۱۴) فضول خرچی۔ (۱۵) سہرا باندھنا۔ (۱۶) باطل طریقے سے مال کھانا اور جہیز۔

(۱۷) بارات کے ساتھ بینڈ باجہ۔ (۱۸) خطبہ سے پہلے تجدید کلمہ کروانا۔

(۱۹) حاضرین نکاح کو چھوارے تقسیم کرنے کو لازم سمجھنا۔

(۲۰) جوتا چپل کی چوری کی رسم۔

(۲۱) پیر سے دودھ کا پیالہ گرا کر گھر میں داخل ہونے کی رسم۔

(۲۲) قرآن سر پر رکھ کر گھر میں داخل ہونے کی رسم۔

(۲۳) منہ دکھائی یا گھر بھرائی یا چلہ کی رسم شادی اور زچگی کے بعد۔

(۲۴) محرم میں شادی نہ کرنا۔ (۲۵) طلاق کی نیت سے نکاح کرنا۔

(۲۶) اجنبی عورت سے مصافحہ۔ (۲۷) اپنی بیوی کو تلاش کرنے کیلئے عورتوں میں چلے جانا

(۲۸) ٹائٹ کپڑے پہننا۔ (۲۹) مرد کا ٹخنے سے نیچے کپڑے لٹکانا۔

(۳۰) داڑھی منڈھانا۔ (۳۱) عورت کا خوشبو لگانا۔ (۳۲) عورت کی بے پردگی۔

(۳۳) عورت کا باریک یا چست کپڑے پہننا۔

(۳۴) پلکیں اُکھاڑنا (علاج، عیب یا ضرر دور کرنے کی نیت سے چہرے یا پلکوں سے کچھ بال نکالنا جائز ہے، لیکن زیب و زینت کے لیے نہیں)۔

(۳۵) بالوں میں بال لگانا۔ (۳۶) ٹیٹو بنانا۔

(۳۷) شادی کو باقی رکھنے کی غرض سے وہمی رسمیں/مخصوص انگوٹھی/ پتھر/ چھلہ/ مالا/ کالی پوت کا لچھا/تعویذات۔

C نکاح کے بعد (After Nikah)

نکاح کی رات کے آداب

(۱) بیوی کو کوئی تحفہ دینا۔ (ارواء الغلیل:۱۶۰۱)

(۲) بیوی کی دلجوئی کیلئے کچھ کھانے کو پیش کرنا خصوصاً دودھ۔ (احمد:۲۷۵۹)

(۳) بیوی کے سر پر ہاتھ رکھ کر دُعائے برکت کرنا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ
وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ ۝ (ابوداؤد:۲۱۶۰)

ترجمہ: ”اے اللہ! مَیں تجھ سے اِس کی بھلائی اور اس کی جبلت کا خواستگار ہوں، اے اللہ! اس کے شر اور اس کی جبلت کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(۴) دونوں کا اکٹھے دو رکعت نماز ادا کرنا (عورت پیچھے رہے اور شوہر آگے)۔

(مصنف ابن ابی شیبہ:۱۷۱۵۶)

(۵) جماع کے وقت دُعا کرنا۔

بِسْمِ اللهِ ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ ،
وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا ۝ (بخاری:۱۴۱)

ترجمہ: ”اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور شیطان کو اس چیز سے دور رکھ جو (اس جماع کے نتیجے میں) ہمیں عطا فرمائے۔“

☆ یہ دُعا پڑھنے کے بعد (جماع کرنے سے) میاں بیوی کو جو اولاد ملے گی اُسے شیطان نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

(۶) دوبارہ جماع کرنے سے پہلے وضو کرنا۔

(۷) جماع کے بعد غسل یا وضو کر کے سونا۔ (آداب الزفاف للالبانی)

❀ غسل جنابت کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے۔ (مسلم: ۳۳۲)

❀ ہاتھوں کو دھو کر اپنی شرمگاہ اور جہاں جہاں نجاست لگی ہوا سے دھوئے۔

❀ پھر مکمل وضو کرے۔

❀ پاؤں وضو کے آخر میں دھونا یا غسل کے آخر میں، دونوں طرح جائز ہے۔

❀ پھر تین مرتبہ چلو بھر کر سر میں پانی ڈالے اور سر کو ملے حتیٰ کہ بالوں کی جڑیں تر ہو جائیں۔

❀ عورتوں کیلئے ضروری نہیں کہ وہ غسل جنابت کے لیے اپنے بال کھولیں۔ البتہ حیض و نفاس کے غسل کیلئے سر کے بال کھولنا ضروری ہے۔

❀ پھر اپنے جسم کی دائیں جانب اور پھر بائیں جانب پانی بہائے۔

ولیمہ کی دعوت

(۱) ولیمہ کرنا واجب ہے۔ (بخاری: ۵۱۶۷، شیخ ابن باز)

(۲) ولیمہ کی دعوت قبول کرنا واجب ہے الا یہ کہ کوئی عذرِ شرعی یا مجبوری ہو۔ (بخاری: ۵۱۷۳)

(۳) بلا وجہ ولیمہ کی دعوت قبول نہ کرنا معصیت ہے۔ (بخاری: ۵۱۷۷)

(۴) ولیمہ میں غریبوں اور محتاجوں کو بھی دعوت دینی چاہیئے۔ (مسلم: ۱۴۳۲)

(۵) ولیمہ فوراً عقد نکاح کے بعد جماع سے پہلے یا جماع کے بعد کیا جا سکتا ہے۔ (شیخ صالح فوزان)
لیکن خلوتِ صحیحہ کے بعد ولیمہ کر لیا جائے تو اختلاف سے باہر نکل جاتے ہیں اور یہ مستحب ہے۔
(صفی الرحمٰن مبارکپوری شرح بلوغ المرام)

(۶) جن صورتوں میں دعوتِ ولیمہ قبول نہیں کیا جا سکتا:

☆ ولیمہ کی دعوت میں منکرات یعنی گانا بجانا اور رقص وغیرہ کا انتظام ہو۔

شوہر کے حقوق

(۱) حق زوجیت کی ادائیگی۔ (ترمذی: ۱۱۶۰)

(۲) شوہر کی قوامیت تسلیم کرے۔ (نساء:۳۴، ترمذی:۱۱۵۹)

(۳) شوہر کی اطاعت (اسلامی دائرہ میں)۔ (ابن حبان:۴۱۶۳)

(۴) شوہر کے لیے مددگار بنے (اسلامی دائرہ میں)۔ (ترمذی:۱۱۶۳)

(۵) غم، تکلیف اور بُرے حالات میں ایک دوسرے کیلئے تسلی کا ذریعہ بنے۔ (بخاری:۲۲۹۷)

(۶) شوہر کی غیر موجودگی میں اپنی عزت اور اس کے مال کی حفاظت۔ (حاکم:۲۶۸۲)

(۷) بلاعذر شرعی شوہر کی اجازت کے بغیر اس کا مال خرچ نہ کرنا۔ (ترمذی:۶۷۰)

(۸) اپنا مال خرچ کرتے وقت شوہر سے مشورہ لینا بہتر ہے تاکہ ماحول خوشگوار بنا رہے۔
(ابوداؤد:۳۵۴۷)

(۹) شوہر جسے ناپسند کرے اسے گھر میں داخل نہ کرنا۔ (بخاری:۵۱۹۵)

(۱۰) شوہر کی ناشکری سے اجتناب۔ (بخاری:۳۰۴)

(۱۱) شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھنا۔ (بخاری:۵۱۹۵)

(۱۲) گھر سے باہر نکلنا ہو تو شوہر کی اجازت کا خیال رکھا جائے۔ (احزاب:۳۳)

(۱۳) شوہر کو گھر تبدیل کرنے کی ضرورت ہو تو اس کا ساتھ دے۔ (طلاق:۶)

(۱۴) شوہر کو یہ حق بھی حاصل ہے کہ وہ بیک وقت ایک سے زیادہ یعنی چار بیویاں رکھ سکتا ہے
(نساء:۳)

(۱۵) حق طلاق (ظلم وستم کے حل کا اسلامی طریقہ)۔ (طلاق:۱)
(بلاوجہ طلاق کا استعمال قیامت کے دن قابل بازپرس ہے۔)

(۱۶) حق وراثت۔ (نساء:۱۲)

بیوی کے حقوق

(۱) حق زوجیت کی ادائیگی۔ (بخاری:۱۹۷۵)

(۲) ایامِ ماہواری میں اجتناب۔ (بقرہ:۲۲۲)

(۳) رمضان کے دنوں میں روزے کی حالت میں اجتناب۔ (بخاری ۱۹۳۷)

(۴) دُبر میں جماع سے اجتناب۔ (ابوداؤد:۱۸۹۴)

(۵) مہر کی ادائیگی (قوامیت کا تقاضا)۔ (نساء:۴)

(۶) رہائش کا بندوبست (قوامیت کا تقاضا)۔ (طلاق:۶)

(۷) نان ونفقہ کا بندوبست (قوامیت کا تقاضا)۔ (طلاق:۷)

(۸) کپڑوں کا بندوبست۔ (ابوداؤد:۲۱۴۲)

(۹) حسن سلوک۔ (نساء:۱۹)

(۱۰) بیوی کے لیے مددگار بنے۔

(۱۱) غم، تکلیف اور بُرے حالات میں ایک دوسرے کیلئے تسلی کا ذریعہ بنے۔ (بخاری:۲۲۹۷)

(۱۲) بیوی کی عزت وآبرو کی حفاظت۔ (صحیح الجامع:۳۳۱۴)

(۱۳) بیوی کو ضروری حد تک تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دے۔ (تحریم:۶)

(۱۴) متعدد بیویاں ہوں تو عدل وانصاف کرے۔ (نساء:۳)

(۱۵) ناراضگی کی صورت میں بیوی کو گھر سے نہ نکالنا۔ (ابن ماجہ:۱۸۵۰)

(۱۶) حق خلع (ظلم وستم کے حل کا اسلامی طریقہ)۔ (بخاری:۵۲۷۳)

ضرورت کے وقت بیوی کو خلع کا حق ہے بلاوجہ خلع طلب کرنا نفاق کی علامت ہے۔

(۱۷) حق وراثت۔ (نساء:۱۲)

(۱۸) طلاق کی صورت میں عزت کے ساتھ روانہ کرنا ذلیل نہ کرنا۔ (بقرہ:۲۳۱)

دولہا اور دُلہن کے لئے چند نصیحتیں

(۱) بیوی کے ساتھ اچھے انداز میں گزر بسر کرے۔ (۲) اس کی عزت وتکریم کرے۔

(۳) اس کے رشتہ داروں کے ساتھ بھی حسن سلوک کرے۔

(۴) اس کو آرام وراحت پہنچائے۔

(۵) دولہن کو چاہئے کہ وہ اپنے شوہر کی خدمت اور اسکے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرے۔

(۶) بے جا غیرت اور شک وشبہ میں نہ پڑے۔

(۷) یہ سمجھے کہ اس کی عزت شوہر سے ہے۔ (۸) غصے کی حالت میں منہ بند رکھے۔
(۹) صفائی ستھرائی، زیب وزینت، بناؤ سنگار، خوشبو وغیرہ کا استعمال اپنے شوہر کیلئے کرے۔
(۱۰) گھر میں عطر کا استعمال کرے۔
(۱۱) صفائی ستھرائی میں ان اُمور کی بڑی اہمیت ہے جنہیں کتب احادیث میں سنن فطرت کے عنوان سے ذکر کیا گیا ہے۔ ختنہ، زیرناف مونڈنا، مونچھیں کترنا، ناخن کاٹنا اور بغل کے بال اُکھیڑنا۔

نکاح کے بعد بعض نصیحتیں اور اہم تعلیمات

(۱) میاں بیوی میں صلح کرانے کے لئے جھوٹ بولنے کی رُخصت ہے۔ (مسلم:۱۶۰۵)
(۲) بیوی بچوں پر خرچ کرنا افضل صدقہ ہے۔ (مسلم:۹۹۵)
(۳) دولہا دُلہن کو چاہئے کہ اپنے سسرالی رشتہ داروں سے صلہ رحمی کریں جس کا ثواب یہ ہے کہ عمر اور رزق میں کشادگی عطا کی جاتی ہے اور اللہ کی رحمت کے حقدار ہو جاتے ہیں۔ (بخاری:۲۰۶۷)
(۴) جس طرح مرد عورت کے ضرر سے بچنے کیلئے اپنا دفاع خود کر لیتا ہے۔ (جو حدود اسے بتائے گئے ہیں اس میں رہ کر) اسی طرح اگر عورت اپنے شوہر کے ضرر سے بچنا چاہے تو اسلام نے معقول راستہ بتایا ہے وہ یہ کہ عورت اپنی بات ذمہ داران یا قاضی یا حاکم تک لے جا سکتی ہے۔)
(۵) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی میں کبھی اپنی کسی بیوی کو نہیں مارا۔
("الاساليب النبويه فی معالجة المشكلات الزوجيه" کی تحقیق کے مطابق)
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو کبھی گالی بھی نہیں دی۔
(۶) تحفے واپس لینے سے بچنا ضروری ہے۔
(۷) امام البانی رحمہ اللہ نے تین شرطوں پر موانع حمل کی اجازت دی ہے:
(الف) غالب امکان ہو کہ عورت کو ضرر کثیر وضرر عظیم لاحق ہو سکتا ہے۔
(ب) موت کا یقینی خطرہ ہو۔
نوٹ: دو ثقہ ڈاکٹر اِس بات پر گواہی دیں تب ہی مانا جائے گا۔
(ج) حق استمتاع: بیوی اور شوہر کا مقصد استمتاع ہو تو وہ اپنا حق استعمال کر سکتے ہیں۔

(آدابِ الزفاف)

(۸) جائز وحلال وعدہ پورا کرنا ضروری ہے۔

(۹) شوہر بیوی ایک دوسرے کے والدین کا ادب واحترام کریں اور حسن سلوک سے پیش آئیں ۔

(۱۰) ماں باپ کو چاہیے کہ شوہر بیوی کے اس رشتے کو Competition (تنافس) کے طرح نہ لیں بلکہ Compliment (مددگار) کے طور پر لیں۔

(۱۱) ساس بہو اور نند بھابی کے رشتے کو آخرت کی کامیابی کا ذریعہ بنائے، نہ کہ دُنیا کے لالچ یا ایک دوسرے سے مقابلہ آرائی، سازش، غیبت، چغل خوری، بہتان والزام میں صرف نہ کریں۔

(۱۲) مہنگے رقعے بے جا خرچ میں آتے ہیں۔

(۱۳) شادی کے بعد جمعگی کے نام سے مسلسل چار یا پانچ ہفتے دعوتیں کرنا ناجائز رسم ہے۔

(۱۴) شادی کے بعد تفریح کی جائز وناجائز حدود:

شادی کے بعد میاں بیوی سیر وتفریح کے لیے جاتے ہیں تو جائز ہے اگر وہ حلال تفریح ہو، شرعی حدود میں ہو، امر بالمعروف ونہی عن المنکر بجالاتے ہوئے اور اسراف وتبذیر سے بچتے ہوئے، لیکن اگر مغربی تہذیب کا Honeymoon یا شہرِ عسل یا کوئی رسم یا لازمی سمجھ کر یا تشبہ کی غرض سے جانا مغربی تہذیب کی اندھی تقلید ہے۔

کامیاب شادی کے اوصاف واصول

(۱) **الالتزام** : حقوق وواجبات کا میاں بیوی دونوں کو احساس رہے۔

(۲) **الاحترام** : آپس میں ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہیے۔

(۳) توحید رسالت آخرت

☆ اللہ ہی کی عبادت اور رسول کی اطاعت۔

☆ گھر میں صرف اللہ اور رسول کی چلے گی، نہ شوہر کی نہ بیوی کی۔ توحید کا ایک تقاضا ہے ”مراقبہ“ یعنی اللہ دیکھ رہا ہے جب یہ تصور تازہ رہے گا تو خود بخود شرارت، سازش اور ایک دوسرے کو ستانے کا ذہن ختم ہو کر سنجیدہ ہو جائے گا۔ نمونہ تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے مثالی شوہر اور

امہات المومنین جیسی کامیاب ازواجِ مطہرات اور آخرت کی پوچھ کا ڈر **فمن یعمل مثقال ۔۔۔ مالك یوم الدین** کا احساس، انسان کو ذمہ دار بناتا ہے اور زندگی سہل ہوجائے گی۔ان شاءاللہ

(۴) **تسامح** : ایک دوسرے کے لیے آسانی، نرمی اور درگزر کا معاملہ۔

(۵) **متاع غرور سے بچنا** : ہمیشہ حقیقت کی دُنیا کے حساب سے سوچنا اور تصوراتی دُنیا سے بچنا، اکثر تصوراتی دُنیا دھوکہ دیتی ہے، یہ دُنیا دھوکے کی جگہ ہے، یہاں ہر چیز ملنا مشکل ہے وہ صرف جنت ہی ہے جہاں ہر چیز بلا حدوحساب ملتی ہے یہ دُنیا متاع الغرور ہے۔

حقیقی دُنیا کے وسائل ہیں توکل، تقویٰ، صدق، امانت، پاک وخوش لہجہ، قناعت، صبر، تحمل، تسامح، مخاصمت (جھگڑا) سے دوری، مودت، اُلفت، رحمت وشفقت، عدل واحسان، فحش ومنکرات سے بچنا۔ **تعاون علی البر، عدم تعاون علی الاثم۔**

(۶) **تواصل صادق مع استمرار** : بات چیت ہر حال میں جاری رکھو، ہر مشورے میں ایک دوسرے کو شریک رکھو، ایک دوسرے کو اپنا معاون، رفیق اور مددگار سمجھو، جنت حاصل کرنے کیلئے ایک دوسرے کی مدد کرو، ناراضگی میں بات چیت بند کرلینا ایک دوسرے سے بے پرواہ ہوجانا انانیت، غرور، گھمنڈ، خیانت، ظلم، جھوٹ، بہتان، شک وشبہ، جاسوسی، ایک دوسرے کا خیال نہ رکھنا، رشتے داروں کے ساتھ بدسلوکی، ازدواجی زندگی کے لیے یہ سب چیزیں زہر قاتل ہیں۔

(۷) اپنا نہ سوچیے بچوں کا سوچیے، آپ کے جھگڑے سے ان پر کتنا بُرا اثر پڑتا ہے، اُمت اور انسانیت کا سوچیے، آپ کی صلاحیت کن اچھے کاموں میں لگتی ہے اور کن بیکار جھگڑوں میں لائف گزر رہی ہے۔ایک بڑا Vision مقصد حیات، انسانیت کے لیے درد لے کر جینا، اسلام کی نشرواشاعت، مقصد زندگی کا قیام عبودیت۔اگر آدمی مقصدی زندگی گزارے گا تو معمولی تنازعات خود بخود ختم ہوجائیں گے۔گھر میں تعلیم، تدبر، تفکر، تذکیر قرآن اور فہم حدیث و شریعت کا ماحول بنائیے۔علم، عمل، دعوت واصلاح اور صبر کا ماحول بنائیے۔

(۸) ماہرین نفسیات اور سماجی ماہرین پانچ نکتے اکثر بتاتے ہیں:

(۱) اصول میں نرمی اور سمجھوتہ، سخت لہجہ اور سختی سے حقوق کے مطالبے سے بچیں۔ مسکراہٹ سے حل کریں شدت کے حالات کو۔ مسکراہٹ غصہ کی آگ کو بجھا دیتی ہے۔

(۲) روزانہ کی ترتیب سے ہٹ کر کچھ خوشگواری کا ماحول قائم کرلیں، حلال طریقے سے جدید انداز اپنائیں۔ (۳) تواصل۔ تعلقات نہ توڑیں۔

(۴) **الاحترام المتبادل**: (ہر ایک دوسرے کو احترام دے)۔

(۵) **الثقہ** : (ہمارا ایک دوسرے پر مکمل اعتماد، پورا بھروسہ ہماری ازدواجی زندگی کو دوام بخشتا ہے اور شکوک وشبہات اس کا گلا گھونٹ دیتے ہیں۔)

شوہر اور بیوی کی ہٹ دھرمی کا علاج

(۱) عناد، ہٹ دھرمی محمود کاموں میں قابل تعریف ہے اور مذموم چیزوں میں قابل مذمت۔

(۲) ہٹ دھرمی، بڑائی کی علامت نہیں بلکہ کمزوری کی علامت ہے، کمزوری چھپانے کے لیے آدمی یا عورت یہ راستہ اختیار کرتا ہے۔

(۳) جو لوگ حالات اور شخصیات کے حساب سے اپنے آپ کو فٹ نہیں کر پاتے وہ لوگ ہٹ دھرمی کے غلط راستے پر چلتے ہیں۔

(۴) ہٹ دھرمی رشتے کو توڑنے کا سبب بنتی ہے جبکہ لچک اور درگزر رشتے کو بقا بخشتے ہیں۔

(۵) کبھی ہٹ دھرمی ورثہ میں آتی ہے اور اس کو صحیح سے سنبھالنا نہیں آتا اس لیے اس پر محنت کرے، اچھائی اور برائی میں فرق کرنا پڑے گا۔ تحقیر رائے اور عدم مشورہ کی زندگی سے بچنا اس کا حل ہے۔ (۶) محبت سے محرومی کا شکار جوڑے ہٹ دھرمی کا شکار ہوتے ہیں۔

(۷) حوار یعنی Discussion کرکے اس کو حل کرسکتے ہیں، اسی طرح دُعاؤں کے ساتھ، نہ کہ Dictation حکم چلانے یا استاذ بننے کی کوشش نہ کریں بلکہ باہم گفتگو سے معاف کرنے کے جذبہ سے ہر مسئلہ حل ہوجاتا ہے۔

(۸) حلم آتا ہے تحلم سے، غصہ پینے سے غصہ پینے کی عادت پڑجاتی ہے۔

(۹) تکبر کرنے کا بُرا انجام ہوتا ہے، فرعون، عاد وثمود، قوم لوط، قوم نوح کی ہٹ دھرمی کا انجام

کیا ہوا؟ اس پر نظر رکھنے سے تکبر میں کنٹرول آتا ہے۔ اللہ کی کبریائی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کو لازم پکڑ لیں۔ مودت ورحمت کو اپنائیں۔ (30:21)

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: چار مہلک بیماریوں سے بچیں: (۱) تکبر۔ (۲) حسد ممنوع (۳) غضب شدید (۴) شہوت۔

نوٹ(۱): علم نکاح سیکھنا ضروری ہے۔ **طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ** (ابن ماجہ: ۲۲۴) کے تحت یہ علم: حقوق الزوجین، حلال وحرام، جائز وناجائز میں تمیز سکھاتا ہے اور تقاضا علم یہ ہے کہ آدمی غسل شرعی، طہارت کے مسائل کے ساتھ ازدواجی مسائل بھی سیکھ لے۔ بلوغت اور غسل شرعی کی مفصل معلومات اہل علم سے سیکھے۔

نوٹ(۲): نکاح کا لغوی معنی: نکاح عربی کلمہ نکح ینکح نکاحًا سے ہے۔ اسی سے تنا کحت الاشجار یعنی گنجان جنگل یا باغ کے ہیں، جس میں درخت کی ٹہنیاں آپس میں داخل ہوتی ہیں۔ نکاح کے ذریعے اجنبی مرد وعورت کا ملاپ ہوتا ہے اور وہ دُکھ سکھ کے ساتھی بن جاتے ہیں اور ازدواجی تعلقات قائم کرتے ہیں۔ نکاح بمعنی عقد وجماع بھی استعمال ہوتا ہے۔ ''الباءۃ'' سے جماع اور اسباب نکاح دونوں مراد لیے گئے ہیں۔ (فتح الباری لابن حجر: ۹/۱۰۸)

لمحۂ فکریہ اور سبق

ہم نے آسان چیز کو مشکل بنا دیا۔ نکاح کی رسومات میں بے جا خرچ کی تیاری اور کمائی کے لیے پانچ سال انتظار اور آئندہ کے مزید پانچ سال قرضوں کی ادائیگی میں گزار دیئے۔ شادی، سادی ہو نہ کہ بربادی۔ ؎

عمر دراز مانگ کے لائے تھے چار دن — دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

نوٹ: نکاح کا تعلق چونکہ رشتے قائم کرنے سے ہے لہٰذا حقوق الوالدین اور دیگر رشتوں کا ذکر بطور یاد دہانی کیا جا رہا ہے۔

اللہ کے فضل کے بعد والدین کی محبت اور سرپرستی سے تم شادی کی عمر کو پہنچ گئے اللہ کا احسان مانو اور والدین کا شکریہ ادا کرو۔

والدین کے حقوق

(۱) والدین کا احترام کرنا۔ (بنی اسرائیل: ۲۳، ۲۴) (۲) والدین کا حکم ماننا۔ (لقمان: ۱۴، ۱۵)

(۳) والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔ (سنن ابوداؤد: ۵۱۴۳، صحیح)

(۴) والدین کی ضروریاتِ زندگی کا خیال رکھنا۔ (بقرہ: ۲۱۵)

(۵) والدین کو گالی دینے سے پرہیز کرنا۔ (صحیح مسلم: ۳۱۳)

(۶) والدین کے لیے مغفرت کی دُعا کرنا۔ (بنی اسرائیل: ۲۳، ۲۴)

کچھ مثالیں ایسے کاموں کی جو والدین کو تکلیف دینے والے ہیں اس لئے اُن سے بچنا واجب ہے

(۱) انہیں رُلانا۔ (۲) انہیں ڈرانا۔ (۳) اُن کے دِلوں میں اُداسی بھر دینا۔

(۴) انہیں آنکھیں دکھانا۔ (۵) اُن کی نافرمانی کرنا۔ (۶) اُن کی باتوں کو ردّ کرنا۔

(۷) اپنے ذاتی مسائل کا بلاوجہ پریشانی کی غرض سے اظہار کرنا۔

(۸) اُن کے ساتھ کنجوسی کا معاملہ کرنا۔ (۹) اُن پر کئے گئے اپنے احسانات جتانا۔

(۱۰) اُن کی موت کی تمنا کرنا۔ (البر والصلہ۔فضیلۃ الشیخ صالح الفوزان)

رشتے ناطے کی اہمیت

☆ رشتے اللہ نے بنائے ہیں یہ اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔اِسی لئے اُن کو جوڑے رکھنے کی سختی سے تعلیم دی گئی ہے۔جیسا کہ فرمان ہے:

”جو کوئی یہ چاہے کہ اُس کے رزق میں فراخی اور کشادگی ہو، اور دُنیا میں اُس کے قدم تا دیر رہیں (یعنی اُس کی عمر دراز ہو) تو وہ اپنے رِشتوں کو جوڑے رکھے۔“ (صحیح بخاری: ۵۹۸۵)

”رحم کرنے والوں پر رحمٰن (اللہ) رحم کرتا ہے، لہٰذا تم زمین والی مخلوق کے ساتھ رحم کا معاملہ کرو،

آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔" (سنن ابی داؤد:۴۹۴۱)

☆ اصل صلہ رحمی یہ بیان کی گئی کہ جب رشتے ٹوٹنے لگے تو اُسے اور مضبوطی سے تھام لو۔ جیسا کہ بیان ہے: "وہ آدمی صلہ رحمی کا حق ادا نہیں کرتا جو بدلے کے طور پر صلہ رحمی کرتا ہے، صلہ رحمی کا حق ادا کرنے والا دراصل وہ ہے جو اِس حالت میں بھی صلہ رحمی کرے جب اُس کے قرابت دار اس کے ساتھ قطع رحمی (اور حق تلفی) کا معاملہ کریں۔" (صحیح بخاری:۵۹۹۱)

☆ جو بندہ رشتے جوڑنے میں لگا رہے اللہ کی مدد اُس کے شامل حال رہے گی:

"اے اللہ کے رسول! میرے کچھ رشتہ دار ہیں مَیں اُن سے جڑتا ہوں لیکن وہ مجھ سے کٹتے ہیں مَیں اُن کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں۔ فرمایا: اگر یہی بات ہے جو تم نے بیان کی تو تم اُن کا منہ خاک سے بھرتے ہو، جب تک تم اِسی طریقے پر کاربند رہو گے اللہ کی جانب سے برابر تمہارے لیے مددگار (فرشتہ) رہے گا۔" (صحیح مسلم:۲۵۵۸)

☆ اور جو قطع رحمی کرے اُس کیلئے وعید بیان کی گئی ہے:

"رشتہ عرش سے لٹکا ہوا ہے، تو اللہ نے فرمایا کہ: جو تجھے جوڑے گا مَیں اُسے جوڑوں گا، اور جو تجھے کاٹے گا مَیں اُسے کاٹوں گا۔" (صحیح بخاری:۵۹۸۸)

"قطع رحمی کرنے والا جنّت میں داخل نہیں ہوگا۔ (صحیح بخاری:۵۹۸۴)

"اللہ اُس پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔" (صحیح بخاری:۷۳۷۶)

"رحم کا جذبہ بدبخت کے سوا اور کسی کے دِل سے نہیں نکالا جاتا۔" (سنن ترمذی:۱۹۲۳)

طلب اولاد کی دُعائیں

اولاد کے لیے دُعاء اور نظرِ بد سے بچاؤ:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا

قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! تُو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما

اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا بنا۔ (الفرقان: ۷۴)

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝

ترجمہ: اے اللہ میرے پالنے والے! مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد سے بھی، اے ہمارے رب میری دُعا قبول فرما۔ (ابراہیم: ۴۰)

وَاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝

ترجمہ: مجھے اور میری اولاد کو بُت پرستی سے پناہ دے۔ (ابراہیم: ۳۵)

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے نیک بخت اولاد عطا فرما۔ (صافات: ۱۰۰)

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ

ترجمہ: اے میرے پروردگار! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو دُعاء کا سننے والا ہے۔ (آل عمران: ۳۸)

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی
وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ج
اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

ترجمہ: اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ مَیں تیری اس نعمت کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ مَیں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد بھی صالح بنا، مَیں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور مَیں مسلمانوں میں سے ہوں۔ (احقاف: ۱۵)

نوٹ: ضدی بچوں کو صالح اور سنجیدہ اور اچھے بنانے کے لیے یہ دُعا بڑی مفید ہے۔ باذن اللہ

☆ بچوں پر رقیہ کرتے رہیے۔

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ ۝ (صحیح بخاری: ۳۳۷۱)

ترجمہ: ''مَیں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے پورے کلمات کے ذریعہ ہر ایک شیطان سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر بد سے۔''

☆ اور اپنے رشتے کی حفاظت کے لیے: ''أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْعَيْنِ'' پڑھتے رہیے۔

اولاد کی اچھی تربیت کرنا

اولاد کی تربیت شادی سے پہلے دولہا، دُلہن کے انتخاب سے ہی شروع ہو جاتی ہے۔ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جس نے اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرنے میں کوتاہی کی اور اس کو نظر انداز کر دیا، تو اُس نے بہت بڑی غلطی کی، کیونکہ اولاد میں اکثر فساد والدین ہی کی طرف سے آتا ہے، اور اگر اُنہوں نے بے پرواہی سے کام لیا اور دین کے فرائض وسنن کی تعلیم نہ دی تو ایسی اولاد نہ تو اپنے آپ کو فائدہ دے سکے گی، اور نہ اپنے والدین کے لیے خیر کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ ایک باپ نے اپنے بیٹے کو اِس کی بدسلوکی پر ڈانٹا تو اُس نے کہا: ابو جان! آپ نے بچپن میں میرا حق خدمت ادا نہیں کیا تو مَیں نے بڑے ہو کر نافرمانی کی ہے، آپ نے مجھے بچپن میں ضائع کیا تو مَیں آپ کو بڑھاپے میں ضائع کر رہا ہوں۔''

(ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ تربیتی قتل (عدم تربیت) جسمانی قتل سے بُرا ہے۔)

(الفتنة اشد من القتل، بقرہ: ۱۹۱)

اولاد کی اچھی تربیت نہ کرنے کے نقصانات

(۱) والدین انتقال کے بعد اولاد کی دُعاؤں سے محروم رہیں گے۔

۲ وہ والدین معاشرے میں عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھے جاتے۔
۳ مختلف حالات میں والدین کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔
۴ بڑھاپے میں بچوں کے سکون سے محروم اور اُن کے دھوکے سے دوچار۔
۵ بچوں کا وراثت کے مسئلے کو لے کر لڑنا اور جھگڑنا۔
۶ عدم تربیت یافتہ بچے اپنے نکاح کے بعد ازدواجی زندگی کو برقرار نہیں رکھ سکتے ہیں۔
۷ خاندان میں جو اختلافات چلے آ رہے ہیں اُن کا باقی رہنا اور مزید بڑھنا۔
۸ قوم وملت کے سرمائے کا نقصان۔ ۹ قیامت کے دن اللہ کی باز پرس۔
۱۰ وہ والدین دھوکہ دینے والے ہیں جو اپنے بچوں کی صحیح تربیت نہیں کرتے۔
۱۱ باپ کے جنازے پر بچے کو دُعاء یاد نہ ہو تو پڑھے گا کیسے؟

رشتوں میں محبت کیسے پیدا کریں؟

(اَربَعِینِ اُسَریّہ)

۱ ایک دوسرے کو سلام کریں۔ (مسلم:۵۴)
۲ ان سے ملاقات کرنے جائیں۔ (مسلم:۲۵۶۷)
۳ اُن کے پاس بیٹھنے اُٹھنے کا معمول بنائیں۔ (لقمان:۱۵)
۴ ان سے بات چیت کریں۔ (مسلم:۲۵۶۰)
۵ ان کے ساتھ لطف ومہربانی سے پیش آئیں۔ (سنن ترمذی:۱۹۲۴،صحیح)
۶ ایک دوسرے کو ہدیہ وتحفہ دِیا کریں۔ (صحیح البخاری:۳۰۰۴)
۷ اگر وہ دعوت دیں تو قبول کریں۔ (مسلم:۲۱۶۲)
۸ اگر وہ مہمان بن کر آئیں تو اُن کی ضیافت کریں۔ (ترمذی:۲۴۸۵،صحیح)
۹ انہیں اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ (مسلم:۲۷۳۳)
۱۰ بڑے ہوں تو اُن کی عزت کریں۔ (سنن ابوداؤد:۴۹۴۳،سنن ترمذی:۱۹۲۰،صحیح)
۱۱ چھوٹے ہوں تو اُن پر شفقت کریں۔ (سنن ابوداؤد:۴۹۴۳،سنن ترمذی:۱۹۲۰،صحیح)

(۱۲) ان کی خوشی و غم میں شریک ہوں۔ (صحیح بخاری:۶۹۵۱)

(۱۳) اگر ان کو کسی بات میں اعانت درکار ہو تو اس کام میں ان کی مدد کریں۔ (صحیح بخاری:۶۹۵۱)

(۱۴) ایک دوسرے کے خیر خواہ بنیں۔ (صحیح مسلم ۵۵)

(۱۵) اگر وہ نصیحت طلب کریں تو انہیں نصیحت کریں۔ (صحیح مسلم:۲۱۶۲)

(۱۶) ایک دوسرے سے مشورہ کریں۔ (آل عمران:۱۵۹)

(۱۷) ایک دوسرے کی غیبت نہ کریں۔ (الحجرات:۱۲)

(۱۸) ایک دوسرے پر طعن نہ کریں۔ (الھمزہ:۱)

(۱۹) پیٹھ پیچھے بُرائیاں نہ کریں۔ (الھمزہ:۱)

(۲۰) چغلی نہ کریں۔ (صحیح مسلم:۱۰۵)

(۲۱) بُرے نام نہ نکالیں۔ (الحجرات:۱۱)

(۲۲) عیب نہ لگائیں۔ (سنن ابوداؤد:۴۸۷۵،صحیح)

(۲۳) ایک دوسرے کی تکلیفوں کو دور کریں۔ (سنن ابوداؤد:۴۹۴۶،صحیح)

(۲۴) ایک دوسرے پر رحم کھائیں۔ (سنن ترمذی:۱۹۲۴،صحیح)

(۲۵) دوسروں کو تکلیف دے کر مزے نہ اُٹھائیں۔ (سورۃ مطففین سے سبق)

(۲۶) ناجائز مسابقت نہ کریں۔ مسابقت کر کے کسی کو گرانا بُری عادت ہے۔ اس سے ناشکری یا تحقیر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ (صحیح مسلم:۲۹۶۳)

(۲۷) نیکیوں میں سبقت اور تنافس جائز ہے جبکہ اس کی آڑ میں تکبر، رِیاکاری اور تحقیر کارفرمانہ ہو۔ (المطففین:۲۶)

(۲۸) طمع، لالچ اور حرص سے بچیں۔ (التکاثر:۱)

(۲۹) ایثار و قربانی کا جذبہ رکھیں۔ (الحشر:۹)

(۳۰) اپنے سے زیادہ آگے والے کا خیال رکھیں۔ (الحشر:۹)

(۳۱) مذاق میں بھی کسی کو تکلیف نہ دیں۔ (الحجرات:۱۱)

۳۲) نفع بخش بننے کی کوشش کریں۔ (صحیح الجامع:۳۲۸۹حسن)

۳۳) احترام سے بات کریں۔بات کرتے وقت سخت لہجے سے بچیں۔ (آل عمران:۱۵۹)

۳۴) غائبانہ اچھا ذکر کریں۔ (ترمذی ۲۷۳۷،صحیح)

۳۵) غصہ کو کنٹرول میں رکھیں۔ (صحیح بخاری:۶۱۱۶)

۳۶) انتقام لینے کی عادت سے بچیں۔ (صحیح بخاری:۶۸۵۳)

۳۷) کسی کو حقیر نہ سمجھیں۔ (صحیح مسلم:۹۱)

۳۸) اللہ کے بعد ایک دوسرے کا بھی شکر ادا کریں۔ (سنن ابوداؤد:۴۸۱۱،صحیح)

۳۹) اگر بیمار ہوں تو عیادت کو جائیں۔ (ترمذی:۹۶۹،صحیح)

۴۰) اگر کسی کا انتقال ہوجائے تو جنازے میں شرکت کریں۔ (مسلم:۲۱۶۲)

پھول اُٹھانے پر مہک اور غلاظت اُٹھانے پر بدبو آتی ہے، اچھی اور بُری مجلسوں کی مثال ایسی ہی ہے۔اللہ ہمیں رِشتے خیر سے نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆نوٹ: شادی سے پہلے یا دوران یا بعد محفلوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔لہٰذا محفلوں میں اللہ کا ذکر اور درود پڑھنے کا ماحول بنائیں۔(انفرادی طور پر) اور تہمت، غیبت، مذاق اُڑانے اور لغو باتوں سے پرہیز کریں، اور اختتام مجلس پر یہ دُعا پڑھیں تا کہ مجلس کا کفارہ ہوجائے۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ،

اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ۝

ترجمہ: ”اے اللہ! تو پاک ہے، اور تو اپنی ساری تعریفوں کے ساتھ ہے، نہیں ہے معبود برحق مگر تو ہی اور میں تجھی سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔“

مَسلکِ اہلِ حدیث کا اِمتیاز

- اس مسلک میں اعتدال کا ایک حُسن ہے۔
- یہاں بے داغ اور بے لچک توحید ہے۔
- یہاں ضابطہ حیات اُسوۂ رسول ہے۔
- یہاں صحابہ کرامؓ سے بے پناہ محبت بھی ہے، اور اہل بیت سے والہانہ عقیدت بھی۔
- یہاں ائمہ کرام اور اولیاء عظام کی غایت درجہ تعظیم تکریم بھی ہے۔
- یہاں حدیث صحیح کو ائمہ کرام کے اقوال پر ترجیح دینے کا ذوق بھی ہے اور فقہاء کرام کے مساعئ جمیلہ کا حُسنِ اعتراف بھی۔
- یہاں احکامِ شریعت کا اِلتزام بھی ہے اور تزکیۂ نفس کا شغف بھی۔

تعاوُن کی اپیل

کسی بھی تنظیم کے اہداف و مقاصد کی تکمیل و تنفیذ میں مالیہ کا اہم رول ہوتا ہے۔ صوبے میں وسائل کی قلت اور مسائل کی کثرت (بھرمار) ہے۔ مالیہ کی کمزوری کی وجہ سے چاہنے کے باوجود کئی محاذوں پر اب تک کام شروع نہیں کئے جا سکے ہیں۔ صوبائی جمعیت کی آمدنی کا واحد مستقل ذریعہ رمضان المبارک میں زکوٰۃ و صدقات اور عطیات ہی ہیں، اور اس کی آمدنی بھی محدود ہے۔ کارکنان کی تنخواہ، دیہی علاقوں میں ائمہ مساجد کی تنخواہ جو ایک مستقل مسئلہ ہے۔ وقتاً فوقتاً اہم دعوتی و تربیتی پروگراموں کا انعقاد۔ یہ ایسے مسائل ہیں جن کو بعد کے لئے نہیں ٹالا جا سکتا صوبائی جمعیت کو مزید متحرک و فعال کرنے کیلئے افراد جماعت کے تعاون کی اشد ضرورت ہے۔

SUBAI JAMIAT AHLE HADEES MAHARASHTRA

Name : SUBAI JAMIAT AHLE HADEES
A/C No. : 97550100024403
IFSC : BARB0DBMLCT
Bank : BANK OF BARODA , TILAK ROAD.
Branch : MALEGAON BRANCH